بسم اللہ الرحمن الرحیم

آزادی صحافت کے نام پر۔۔۔ عریانی اور فحاشی کا سیلاب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم:۔

پاکستان دنیا کی غالباً واحد مملکت ہے جو دو قومی نظریے کی بنیاد پر حاصل کی گئی اور ہندوؤں سے علیحدگی کی موثر ترین دلیل بھی یہی تھی کہ ہمیں بحیثیت مسلمان اپنا تشخص اجاگر کرنے کیلئے علیحدہ خطے کی ضرورت ہے۔ جہاں ہم کتاب و سنت پر مبنی نظام نافذ کریں گے اور ہر شعبہ زندگی میں اسلامی قوانین کا نفاذ کریں گے۔ اسلام سے والہانہ عقیدت اور اس کی عملی تعبیر دیکھنے کی آرزو نے پاکستان کو معرض وجود میں لانے کیلئے نمایاں کردار ادا کیا اور لوگ دیوانہ وار قربانیاں دیتے ہوئے منزل کی طرف بڑھتے گئے۔ اسلامی حکومت کے تصور اور اس کے فیض و برکات سے مستفید ہونے کی تمنا نے یہ منزل بہت آسان کر دی اور اسلامی ریاست پاکستان بے شمار رکاوٹوں کے باوجود دنیا کے نقشہ پر ابھر آیا۔ لیکن بد قسمتی سے عرصہ پنتالیس سال گزرنے کے باوجود زندگی کے کسی شعبے میں بھی اسلام کی کوئی جھلک نظر نہیں آئی۔ بے شمار حکمران تبدیل ہوئے ہر آنے والے نے بطور وسیلہ تو اسلام کا استعمال کیا۔ لیکن اس کے عملی نفاذ کیلئے ذرا بھی سنجیدہ نہ ہوا اور نہ ہی اس کی ضرورت محسوس کی۔

اسلام زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اور اس کے تمام تقاضوں

کو باحسن پورا کرتا ہے اور پرسکون زندگی گزارنے کیلئے بہترین ضابطہ اخلاق مہیا کرتا ہے۔ مسلمان کے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی تابعداری میں گزارنے کیلئے جہاں رہنمائی کرتا ہے۔ وہاں اجتماعی زندگی کی اصلاح اور صحیح اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں ہم سے کچھ تقاضے بھی کرتا ہے۔ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہم نہ تو ان رہنما اصولوں سے مستفید ہوتے ہیں اور نہ ہی اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہیں۔ اسلامی معاشرے کی تشکیل میں جہاں تعلیم، صحیح تربیت، معاملات، تجارت اور حقوق العباد کو اہمیت حاصل ہے وہاں ذرائع ابلاغ کی افادیت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ دور میں اپنے خیالات و نظریات کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے تیز رفتار اور موثر ترین ذریعہ ریڈیو اور TV ہیں ان کے ساتھ تازہ ترین حالات سے باخبر رہنے کیلئے اخبارات نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ حالات حاضرہ سے لوگوں کو آگاہ کرنے اور عوام الناس کی صحیح ترجمانی کرنے میں ان ذرائع ابلاغ کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں۔ ان کے ذریعے خاموش انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ ان کے ذریعے لوگوں کی ذہن سازی کی جا سکتی ہے۔ اسلامی نظام کے نفاذ کو آسان اور اس کے برکات سے لوگوں کو آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ اصلاح معاشرہ میں یہ ذرائع مرکزی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تعلیم کو عام اور آسان کر سکتے ہیں۔ عام لوگوں کی مشکلات سے ارباب حل و عقد کو آگاہ کر سکتے ہیں۔ برائی کے خلاف جہاد اور بھلائی کو عام کرنے میں ان کا کردار مثالی ہو سکتا ہے۔ غرضیکہ صحیح اسلامی معاشرہ ان ذرائع ابلاغ کے ذریعے تشکیل پا سکتا ہے۔

لیکن مقام افسوس ہے کہ پاکستان کے ذرائع ابلاغ نہایت گھٹیا کردار ادا کر رہے ہیں۔ پاکستانی معاشرے میں بگاڑ نوجوان نسل کی اخلاقی تباہی، تعلیم کی بے

قدری اور اسلامی نظام سے نفرت دلانے میں یہی ذرائع ابلاغ دن رات کوشاں ہیں۔ شہ سرخیوں کے ساتھ جرائم کی خبریں، اغوا، ڈکیتی، زنا بالجبر کے طریقے نمایاں شائع کئے جاتے ہیں۔ اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی علماء کرام کی توہین اور شعار اسلام کے خلاف بیانات صفحہ اول کی زینت بنتے ہیں۔ اور حاشیہ آرائی کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ اور ستم تو یہ ہے کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن حکومت کی سرپرستی میں فحاشی پھیلانے اور خلاف اسلام باتوں کا چرچا کرنے میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔

اخبارات میں کام کرنے والے، قلمی معاونین اور مالکان کے سامنے کوئی نصب العین تو ہے نہیں۔ اپنی ملازمت، معاوضہ اور مالکان تجارت کے نکتہ نظر سے اس کی اشاعت کو دن دگنی اور رات چوگنی کرنے میں مصروف ہیں۔ جس کے لئے انہیں کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہیں۔ عریاں تصاویر، نیم برہنہ مرد و زن فلمی اور غیر فلمی عورتوں کے مختلف پوز کے رنگین صفحات شائع کئے جاتے ہیں۔ خاص کر جمعہ میگزین تو کسی دوشیزہ کی تصویر کے بغیر نامکمل سمجھا جاتا ہے۔ اور دکھ کی بات تو یہ ہے کہ اس بے حیائی اور فحاشی کے دوڑ میں کوئی اخبار بھی پیچھے نہیں۔ سنجیدہ فکر کے حامل مدیران اخبار بھی اس سیلاب کے سامنے بے بس نظر آتے ہیں اور اپنے اخبار کی زیادہ اشاعت کیلئے ہر عمل کو جائز سمجھتے ہیں۔ جمہوریت کی آڑ میں آزادی صحافت کے نام پر تمام اخبارات آجکل جس فحاشی، عریانی اور بے حیائی کا پرچار کر رہے ہیں کسی سے مخفی نہیں۔ دراصل یہ سب کچھ اسلامی تعلیمات اور اس کے تقاضوں سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے اگر انہیں علم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے تو یہ ضابطہ مقرر کر رکھا ہے کہ جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی اور فحاشی

پھیلائیں، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ تو کیا وہ ایسی حیا سوز تصاویر شائع کرتے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا و الاخرة

اور سب سے افسوس ناک بات تو یہ ہے کہ حکومت وقت بھی اس اہم ترین شعبے کی طرف توجہ نہیں دیتی۔ جس کے ذریعے معاشرہ کی اصلاح ممکن ہے۔ جس کے ذریعے تعلیم عام ہو سکتی ہے جس کے ذریعے نفاذ اسلام کی راہ آسان ہو سکتی ہے۔ حکومت نہ تو ذرائع ابلاغ کی اصلاح کرتی ہے اور نہ ہی ان کے لئے کوئی ضابطہ اخلاق مرتب کرتی ہے اور اگر کوئی شخص یا جماعت یہ آواز اٹھاتی ہے تو اسے آزادی صحافت کا دشمن اور جمہوریت کیلئے خطرہ سمجھا جاتا ہے۔

ہم یہاں حکومت اور تمام دینی اور سیاسی جماعتوں کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہیں کہ وہ آزادی صحافت کے نام پر ہونے والی اس بے حیائی، فحاشی اور عریانی کے سیلاب کو روکیں۔ اور اس کے لئے موثر ترین ضابطہ اخلاق مرتب کریں۔ اور یاد رکھیں اگر انہوں نے غفلت کا مظاہرہ کیا تو اس سیلاب میں نہ صرف وہ بلکہ ان کی نسلیں بھی بہہ جائیں گی۔ حکومت وقت کی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ملک سے ہر قسم کی برائی کو ختم کریں۔ اس کے لئے اگر انہیں قوت بھی استعمال کرنی پڑے تو دریغ نہ کرے۔ آزادی کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ وہ کسی قسم کی پابندی قبول نہ کرے۔ ضابطہ اخلاق کے اندر رہ کر بھی آزادی کے ساتھ کام کیا جاسکتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ارباب حل و عقد اور اخبارات کے مالکان ہمارے ان

باقی صفحہ ۳۶ پر